

رسائل و مسائل

زیورات پر زکوٰۃ

ملک غلام علی صاحب

سوال: مجھے زکوٰۃ کے بارے میں نصوص شرعیہ کی روشنی میں چند سوالات کا جواب درکار ہے:

۱۔ زیورات کی زکوٰۃ کے بارے میں ایک مکتب فکر یہ پایا جاتا ہے کہ وہ تمام زیورات جو کسی خاتون کے مستقل طور پر زیر استعمال رہتے ہوں، یا وہ زیورات جو فی زمانہ ایک سفید پوش گھرانے کی خاتون کے پاس مستقلاً رہنے چاہئیں، ان پر زکوٰۃ واجب نہیں ہے۔ خواہ ان کے سونے کی مقدار، مقررہ نصاب (یعنی ساڑھے سات تولہ) سے زائد ہی کیوں نہ ہو۔

۲۔ یہ ایک عام قاعدہ ہے کہ طلائی زیورات تیار کرتے وقت زرگر حضرات اصل سونے کے ساتھ کچھ تانبہ وغیرہ بھی شامل کر دیتے ہیں اور پھر خریدار سے اصل سونے اور طلاؤٹ کے تانبے دونوں سے مجموعی وزن کو سونے کا وزن قرار دے کر اس کی قیمت وصول کرتے ہیں۔ لیکن جب کوئی شخص اپنا زیور فروخت کرنا چاہے تو زرگر حضرات اس کے وزن سے، ایک رقی تا سوارتی فی ماشہ کے حساب سے زیور میں شامل طلاؤٹ (یا کھوٹ) کا وزن وضع کر کے زیور کی قیمت ادا کرتے ہیں۔ اب سوال یہ ہے کہ زیور کی سال بہ سال زکوٰۃ نکالنے وقت اس میں موجود سونے کی مقدار کا تعین "کھوٹ" نکال کر کیا جائے یا "کھوٹ" شامل کر کے؟

۳۔ ایک ایسی عمر رسیدہ خاتون خانہ جس کا نان و نفقہ اب اس کے عزیزوں کی طرف سے فراہم کیا جاتا ہے۔ آیا اس پر اپنے زائد از نصاب زیورات پر نہ کوآۃ واجب قرار پاتی ہے؟ جب کہ اسے اس زکوآۃ کی رقم بھی لامحالہ اپنے عزیزوں ہی سے لے کر ادا کرنا ہوگی۔

۴۔ اگر کوئی شخص اپنے ملکیتی زیورات کی زائد از نصاب مقدار کو محض اس خیال کے تحت فروخت کر دیتا ہے کہ اس طرح وہ اپنے اوپر عائد ہونے والی زکوآۃ سے بچ جائے گا تو اس کا یہ اقدام، جیلہ جوٹی کی قباحت سے ملوث تو نہیں ہو جائے گا؟

۵۔ بعض اوقات سفید سکنی اراضی کے پلاٹ بغرض ذاتی رہائش خرید لیے جاتے ہیں۔ لیکن ایک خیال یہ بھی ہوتا ہے کہ بعد ازاں کسی مناسب موقع پر ان کا کچھ حصہ فروخت کر کے (ظاہر ہے نفع پر) تعمیری اخراجات پورے کیے جائیں ایسا پلاٹ اگر ایک سال تک خالی پڑا رہے۔ تو آیا اس کی قیمت پر زکوآۃ واجب ہوگی؟ نیز کونسی قیمت پر؟ اس کی قیمت خرید پر؟ یا بوقت حساب زکوآۃ عام بازار کی قیمت پر؟

جواب: آپ کے سوالات کے جوابات درج ذیل ہیں:-

۱۔ بلاشبہ ایک مکتب فکر کے مطابق جو زیورات کسی خاتون کے زیر استعمال معمولاً یا مستقلاً رہتے ہوں، ان پر زکوآۃ نہیں ہے۔ لیکن میرے ناقص علم و فہم کی حد تک یہ مسلک قابل ترجیح نہیں اور استیاط اسی میں ہے کہ ہر طرح کا زیور جو بقدر نصاب ہو، اس پر زکوآۃ واجب ہے۔ پہلی بات تو یہ ہے کہ بالعموم استعمال میں رہنے والے زیورات کی تعریف و ذمیت میں عہد نبوی و قرون ماضیہ کے حالات اور آجکل کے احوال میں بنیادی تغیر واقع ہو چکا ہے۔ اس زمانے میں سونے چاندی کے گنگن، کٹی کٹی بالیاں، پازیب اور ٹار وغیرہ اکثر و بیشتر بیچوں اور خواتین کا ایسا لباس زینت نہیں جو شاذ و نادر ہی سیم سے جدا ہوتا تھا۔ لیکن موجودہ زمانے میں چند ہکے پھیکے زیورات (مثلاً انگوٹھی، چوڑی، بالی، کلنٹے) کے ماسوا زیادہ تر زیور ایسے ہوتے ہیں جو شادی بیاہ

کے موقع پر تو پہنے جاتے ہیں، ورنہ انہیں کمال حفاظت کے ساتھ آہنی سیف یا بنک لاکر میں مقفل رکھا جاتا ہے۔ میرے نزدیک یہ بالعموم مستعمل زیورات کی تعریف میں مشکل ہی سے آتے ہیں اور ان پر زکوٰۃ ادا نہ ہو تو یہ کنز ممنوع کی تعریف میں داخل ہو جائیں گے۔

۲۔۔ جن فقہاء اور محدثین نے زیورات کو زکوٰۃ سے مستثنیٰ رکھا ہے، انہوں نے اس کے ساتھ بعض شرائط بھی عاید کی ہیں۔ مثلاً حنا، لہ اور بعض دیگر فقہاء فرماتے ہیں کہ جو زیورات استعمال کے لیے بنائے گئے ہیں اور یوقت ضرورت عاریتاً بھی دیئے جلتے ہیں، ان پر زکوٰۃ نہیں۔ انہیں مستعار دینا ہی زکوٰۃ ہے۔ ظاہر ہے کہ یہ احکام وضع کرتے وقت ایسا معاشرہ پیش نظر تھا جس کے عام افراد میں سادگی، دیانت داری، بھائی چارہ کی بدرجہ اتم موجود تھی۔ اُس وقت زیورہ سی نہیں، لباس عروسی وغیرہ بھی عاریتاً دیتے اور لیے جاتے تھے۔ آج صورتِ حال قطعاً مختلف ہے۔ سونے چاندی کی قیمت اتنی زیادہ ہو چکی ہے کہ انہیں مستعار دینے میں جتنے خطرات ہو سکتے ہیں، ان سے محفوظ تر اور بہتر راستہ زکوٰۃ دے دینا ہے۔ تاہم اگر کتاب و سنت میں ایسی نصوص قطعیدہ وارد ہوتی جو زیورات کو زکوٰۃ سے مستثنیٰ کر دیتی تو ان کی تعمیل و تسلیم میں ہرگز تاثر و تردد نہ ہوتا۔ لیکن یہاں بعض ایسی احادیث موجود ہیں جن میں زیورہ کی زکوٰۃ نہ دینے پر سخت وعید نبویؐ مذکور ہے۔ مثلاً دو عورتیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آئیں جن کے ہاتھوں میں سونے کے کنگن تھے۔ آنحضرتؐ نے پوچھا۔ کیا ان کی زکوٰۃ دینی ہو۔ انہوں نے نفی میں جواب دیا تو آنحضرتؐ نے فرمایا: ”کیا تم چاہتی ہو کہ تمہیں اللہ تعالیٰ آگ کے کنگن پہنائے۔ ان کی زکوٰۃ ادا کرو۔“ سنن ترمذی، ابی داؤد، نسائی میں یہ حدیث آتی ہے۔ اگرچہ ان احادیث کی سندیں ضعیف ہے، لیکن حنفیہ اور بعض دیگر علماء کا عمل ان کے مطابق ہے۔ چنانچہ امام ترمذی یہ حدیث نقل کرنے کے بعد فرماتے ہیں۔ اصحابِ علم کا اس مسئلے میں اختلاف ہے۔

صحابہ کرام و تابعین میں سے بعض اہل علم کے نزدیک سونے چاندی کے زیورہ میں زکوٰۃ ہے۔ سفیان ثوریؒ، عبد اللہ بن مبارک بھی اسی مسلک کے قائل ہیں۔ حضرت ابن عمرؓ، حضرت عائشہؓ، حضرت جابر بن عبد اللہؓ اور حضرت انسؓ زیورہ میں زکوٰۃ کے قائل تھے۔

پہر کیف میرے نزدیک مسلکِ راجع کے مطابق زیورات بقدر نصاب و وزن کے ہوں تو ان

